اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

نمبر (۳۱) مطبوعہ ۳- اگست سنہ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - [illegible]

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک - [illegible]

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

ہم تیری خاطر دن بھر ہلاک کئے جاتے - اور ذبح کی بھیڑوں کے برابر گنے جاتے ہیں + رومیوں ۸-۳۶

اگر دنیا کے ظاہر حال پر نظر کر کے یہہ سوال کیا جاے - کہ کونسے مذہب کے لوگ دنیا کے موجودہ اہل مذاہب میں سب سے زیادہ برے - سب سے زیادہ ناپاک - سب سے زیادہ بے عقل سمجھے جاتے ہیں؟ تو ایک غیر مسیحی شخص بلا تامل یہہ جواب دیگا - کہ وہ عیسائی لوگ ہیں :: چنانچہ مسیحیوں کے ساتھ غیر مسیحیوں کا معاندانہ و مخالفانہ برتاؤ اس امر کا شاہد ہے - اور یہہ کچھ نئی بات نہیں بلکہ مسیحیت کی ابتدا سے یہی برتاؤ مسیحیوں کے ساتھ غیر مسیحیوں کا رہا ہے - جیسا کہ رومی یہودیوں نے پولوس رسول سے کہا - کہ :- "ہم چاہتے ہیں کہ تجھ سے سنیں - کہ تو کیا سمجھتا ہے - کیونکہ اس فرقہ کی بابت ہم کو معلوم ہے - کہ سب کہیں اُسے برا کہتے ہیں" اعمال ۲۸-۲۲ - پولوس رسول نے خود بھی مسیحیوں کی حالت کا بیان ان غمناک الفاظ میں کیا ہے :- "ہم اس گھڑی تک بھوکھے پیاسے ننگے ہیں :: اور اپنے ہاتھوں سے محنتیں کرتے - وے برا کہتے - ہم بھلا مناتے ہیں - وے ستاتے - ہم سہتے ہیں :: وے گالیاں دیتے ہیں - ہم گڑگڑاتے ہیں :: ہم دنیا میں کوڑے اور سب چیزوں کی جھاڑن کی مانند آج تک ہیں" ۱ قرنتیوں ۴- ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ - سب سے زیادہ تعجب کی بات یہہ ہے - کہ مسیحیوں کی مخالفت میں وہ لوگ جو خدا پرستی کا دعوی کرتے - اور وہ جو حقیقت میں بت پرست ہیں - ایک ہو جاتے ہیں - جیسا کہ زمانہ گذشتہ میں یہودی - اور رومی تھے - اور فی زمانہ محمدی - اور ہندو ہیں :: رومیوں اور یہودیوں کی باہمی مذہبی و ملکی مخالفت - اور ہندوؤں اور محمدیوں کی آپس کی مذہبی عداوت محتاج بیان نہیں ہے - تو بھی مسیحی دین کی بیخ کنی - اور مسیحیوں کی ایذا رسانی کی کارروائیوں میں وہ برابر حصہ لیتا - اور مذہبی سرگرمی اُن کی تخریب میں ظاہر کرنا یکساں موجب ثواب سمجھتے ہیں :: یہہ بات آج کل اظہر من الشمس ہے - کہ اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جائے - یا مسلمان سکھ بن جائے تو لوگ بہت کم اُس کا نوٹس لیتے ہیں - لیکن اگر غیر اقوام میں سے کوئی شخص (خواہ وہ کسی مذہب کا ہو) مسیحی ہو جائے تو گویا ایک فتنہ محشر برپا ہوتا ہے :: اور وہ سب اُس کو ایک مستوجب لعنت و نفرت سمجھ کر زبان حال سے ظاہر کرتے ہیں - کہ "اُس کو زمین پر سے اُٹھا ڈالو - اُس کا جینا مناسب نہیں ہے" ::

درینصورت اگر کوئی شخص سوال کرے - کہ مسیحیوں میں ایسی کون سی بات ہے - اور کیا وجہ ہے - کہ دنیا کی تمام قومیں اور جملہ اہل مذاہب انہیں اس قدر برا سمجھتے - اور ان کے ساتھ

خصومت و عداوت رکھتے ہیں؟ تو اس کا صاف جواب خداوند یسوع مسیح کے مندرجہ انجیل قول سے جو اُس نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کر کے فرمایا یہی ہے۔ کہ "اگر تم دنیا کے ہوتے۔ تو دنیا اپنوں کو پیار کرتی۔ لیکن اس لئے۔ کہ میں نے تمہیں دنیا سے چن کے جدا کیا ہے۔ اس واسطے دنیا تم سے دشمنی کرتی ہے" یوحنا ۱۵-۱۹۔ پھر یہہ۔ کہ "میرے نام کے سبب سب قومیں تم سے کینہ رکھیں گی" متی ۲۴-۹ +

پس جو کچھ بدسلوکی غیر قومیں مسیحیوں کے ساتھ کرتی ہیں اُس کا صاف و صریح سبب یہی ہے۔ کہ مسیح کا مبارک نام لینے کے باعث ایسا دشمنانہ سلوک اُن کے ساتھ کیا جاتا ہے:۔ لیکن یہہ اُن کے لئے مایوس و بے دل ہونے کا باعث ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ اُس کے جلال کی قدرت کے مطابق سب طرح کی مضبوطی پیدا کر کے خوشی کے ساتھ ہر صورت سے صبر و برداشت کرتے۔ اور باپ کا شکر کرتے رہتے ہیں۔ جس نے اُن کو اس لایق کیا۔ کہ نور میں مقدسوں کے ساتھ میراث کا حصہ پاویں:۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح کے حقیقی ایماندار ایسی پرآزمایش حالتوں میں پولوس رسول کے ہم زبان ہو کر یہی کہتے ہیں:۔ "ہم تو ہر طرف سے مصیبت میں ہیں۔ لیکن شکنجے میں نہیں۔ حیران ہیں۔ پر نا امید نہیں۔ ستائے جاتے ہیں پر اکیلے نہیں چھوڑے گئے۔ گرائے جاتے ہیں۔ پر ہلاک نہیں" ۲- قرنتیوں ۴-۸۔ اور یہہ کہ وہ تمام دنیوی مخالفتوں کا دلیری اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کر کے کہتے ہیں:۔ "کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ مصیبت۔ یا تنگی۔ یا ظلم۔ یا کال۔ یا ننگائی۔ یا خطرہ۔ یا تلوار۔؟ اگرچہ وہ اُس کی خاطر دن بھر ہلاک کئے جاتے۔ اور ذبح کی بھیڑوں کے برابر گنے جاتے ہیں تاہم اِن سب چیزوں میں وہ اُس کے وسیلے جس نے اُن سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہیں"۔ رومیوں ۸-۳۷ +

"بیبل پڑھنا کیوں ضروری ہے"

اس عنوان کی ایک چھوٹی ۴۴ صفحے کی نو مطبوعہ کتاب ہے۔ جس کو ہمارے لایق و فایق مسیحی نوجوان ایم- ایل ولیدام صاحب نے فائدہ عام کے لئے لکھا ہے:۔ اس کی نسبت یہہ مقولہ کہ "ہر چہ بقامت کہتر۔ بقیمت بہتر" نہایت ہی موزون معلوم ہوتا ہے:۔ اگرچہ یہہ چھوٹی کتاب برائے ریویو بھی ہمارے پاس بھیجی گئی ہے۔ مگر ہم اس کو چندان محتاج ریویو نہیں سمجھتے۔ اور خود ہر ایک مسیحی و غیر مسیحی ناظر نور افشاں کو اِس قلیل القیمت کتاب کو منگا کر بغور پڑھنے کی صلاح دیتے ہیں:۔ بہتر ہو گا کہ ہم کتاب مذکورہ میں سے کسی قدر اُس کا اقتباس ناظرین کے لئے لکھیں:۔

"ہم بیبل کی اصلیت کو خواہ کیسے ہی پہلے سے دیکھیں اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ دنیا کی تواریخ میں یہہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ جو جو تبدیلیاں کہ قوموں کے مذہب اور عادتوں میں اس سے ظہور میں آئیں۔ صاف ظاہر ہیں:۔ اس قدر نہ تو کوئی کتاب مختلف زبانوں میں آجتک ترجمہ ہوئی ہے نہ ہو گی۔ فقط یہی ہے جو روئے زمین پر آفتاب نیمروز کی طرح پرتوہ انداز اور نور افشاں ہے۔ زمانہ حال میں کوئی ایسی عمدہ تاثیر بخش کتاب نہیں جیسی کہ بیبل ہے۔ بڑی بڑی مہذب قومیں اسے خدا کا الہام مانتی ہیں۔ قطع نظر اسکے کہ "بیبل خدا کا کلام ہے" اور بھی بڑے بڑے قوی دلایل ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل ہند کو بیبل پڑھنے کی کیوں اشد ضرورت ہے +

۱ اوّل

اس میں اُن کے حکام کا مذہب اور وہ اصول جن پر انگلش گورنمنٹ کی بنیاد ہے۔ مندرج ہیں۔ ملکہ معظمہ بیبل کو زندگی کا وہ طریق مانتی ہیں جس سے سب قومیں خدا کو خوش کر سکتی ہیں۔ ہند میں اُس کے پریزیڈنٹ سب مسیحی ہیں گو بعضوں کے چال چلن اس کے بالکل برخلاف ہیں۔ پر انگلش گورنمنٹ کی بنیاد بیبل ہی پر ہے۔ سب انگلش قانون انسٹی ٹیوشن علم آدب۔ اور عمدہ قومی عادتیں اس سے ہی تیار کی یا بنائی گئی ہیں۔ جو جو انصاف۔ آزادی۔ خوشی۔ انگلش گورنمنٹ کے سائے میں نصیب ہے۔ وہ وہ بیبل ہی کی تاثیر کا اثر ہے۔

انگلستان اپنی ترقی اور بڑائی کے لئے اسی کتاب کا ممنون و مشکور ہے انگلستان کے قدیمی باشندے بالکل وحشی صفت نیم برہنہ پھرتے اور اکثر اپنے بدنوں پر گیرو مٹی یا نیل ملتے تھے۔ وہ قدیمی ہندوؤں کی طرف اپنے دیوتاؤں کے آگے نہ صرف چوپایوں۔ بلکہ زندہ آدمیوں کی قربانیاں گذرانتے تھے۔ بلوط کے جنگلوں میں کئی ایک ایسی خونی رسمیں ادا کی جاتی تھیں اور کئی ایک جگہوں پر جو اب مزروعہ ہیں۔ پچھلے زمانہ میں آدمی نادیدنی قوتوں کے آگے نذر کئے جاتے تھے اُس ملک میں یہہ سب تبدیلیاں بیبل ہی کی اشاعت سے ہوئیں۔ اسی کتاب نے بت پرستی اور ضعیف الاعتقادی کو رفع کیا۔ جہاں پہلے ڈروڈس (یعنی فرنگی برہمنوں) کے جنگل تھے واں اب مسیحی معبد کھڑے کر دئے گئے ہیں۔ تہذیب۔ بیدار مغزی۔ اور قومی اتحاد کو اسی نے شروع کیا۔ کیمبرج اور آکسفورڈ کی بنیاد رکھی۔ اور قومی قانون اور علم ادب کو بنایا +

بہت اہل ہند انگریزی سے واقفیت رکھتے۔ اور اچھے انگلش سکالر بننے کی دلی تمنا رکھتے ہیں۔ پر بیبل کے پڑھے بغیر انگلش سکالر بننا ایسا ہی محال ہے۔ جیسا کہ اہل یورپ کے لئے وید پڑھے بغیر سنسکرت سکالر ہونا +

جو جو انگریزی علم ادب میں عمدہ اور بہتر کتابیں ہیں اُن کے رگ و ریشے میں بیبل ایسی بنی ہوئی ہے کہ۔ بغیر اس کے پڑھے کے اُن کے اشاروں۔ کنایوں۔ مثالوں۔ محاوروں۔ اور استعاروں کو جو علم ادب میں آتے ہیں سمجھنا دشوار و محال ہے:۔ بیکن اور لاک ملٹن۔ اور شکسپیر۔ مکالے اور کارلائل جیسے جادو نگار مصنفوں کو پڑھو۔ اور تم دیکھ کر حیران رہجاؤ گے۔ کہ بیبل نے اُن کے خیالوں

مراسلات

بقیہ

الہام الٰہی اور الہام ارواحی

اب یہہ جاننا چاہئے - کہ دونوں قسم کے الہاموں سے اصل غرض یہہ ہے کہ اعلیٰ علم - یا اعلیٰ طاقت حاصل ہووے - فرق ذریعہ میں ہے - اور نیز مدعا میں ہے :: الہام الٰہی کا ذریعہ اور مُدعا اختصار کے ساتھہ بیان کیا گیا - اب الہام ارواحی کے ذریعوں اور مدعا کا بیان سُناتا ہوں ۔

ہندوستان میں یوگ مت مشہور ہے - اور مسیح سے قریباً پانچسو برس پہلے اس کا رواج ہوا :: گوتم بدھا اگرچہ اُس کا بانی نہیں تھا - تاہم اس کی کتابوں میں ایسی ہدایتیں پائی جاتی ہیں جن کی بناپر اُس کے پیروؤں نے یوگ مت کی تائید اور تقلید کی - اور قریباً کل ہندو اس تعلیم کے قائل ہیں جو یوگیوں اور سناسیوں کی منتاہی سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے :: یوگ مت کا مُدعا یہہ تھا کہ اول اعلیٰ گیان حاصل ہووے - اور پھر اعلیٰ قوا اور طاقتیں معجزے کرنے کی حاصل ہوویں :: اس مُدعا کو حاصل کرنے کے ذریعے مشہور عالم سر مانیر ولیمس صاحب نے بدھ مت کی بابت بڑی تحقیق کے ساتھہ لکھے ہیں اور سلسلہ یوگ کی بابت تنجلی کے بیان سے آٹھہ بڑے امور کا ذکر کرتے ہیں - جو تحصیل یوگ کے لئے درکار ہیں ۔

(۱) پانچ بُرے کاموں سے پرہیز کرنا یعنے یَم ۔

(۲) پانچ مقرری فرائض (نی یَم) ادا کرنا ۔

(۳) آسن جمانا ۔

(۴) دم روکنا اور سدہ کرنا یعنے پرانایام ۔

(۵) حواس کو اشیا کی حس سے ہٹانا یعنے پرت یا ہار ۔

(۶) دہارنا یعنے سوچ کو ٹکانا ۔

(۷) دہیان ۔

(۸) بے خودی یا بے ہوشی ۔

پہلے امر میں یہہ باتیں شامل ہیں - یعنے خون نہ کر - چوری نہ کر - ناپاکی کا کام نہ کر - جھوٹھہ نہ بول - شراب نہ پی ::

دوسری مطلوبہ بات میں یہہ فرائض ہیں - ظاہری اور باطنی صفائی - قناعت - تپ کرنا - یعنے جسم کو دُکھہ دینا جپ کرنا یعنے دعاؤں کو بار بار پڑھتے رہنا - اور یا ایسے الفاظ یا پڑھتے رہنا جن میں کچھہ بھید ہے :: مثلاً لفظ اوم بڑا تاثیر گر سمجھا جاتا ہے - (یہہ لفظ بدھ مذہب میں برہمن مذہب سے لیا گیا ہے ہوم بھی ایک ایسا ہی بے معنی پر بھید - اور تاثیر گر لفظوں میں سے ہے - اسی قسم کے اور لفظ بھی ہیں - جیسے تم یم - رم - لم - ان میں کچھہ پوشیدہ بھید ہے ۔

تیسری مطلوبہ بات آسن ہے - اس کی یہہ وجہہ بیان کی جاتی ہے - کہ بعض طریقے بیٹھنے کے اور ہاتھہ پاؤں کے دھرنے کے ایسے ہیں - کہ جسم میں سے بے چینی کو دور کرنے والے ہیں - اور جسمانی قرار پیدا کرنے والے ہیں :: بعض آسنوں کے نام یہہ ہیں :- پدماسن یعنے کنول کے پھول کا آسن - سنگھاسن یعنے شیر کا آسن - گرڑاسن یعنے گرڑ کا آسن - ککوٹاسن یعنے مرغ کا آسن - وغیرہ ۔

پہلا آسن یوں رکھا جاتا ہے - کہ چوکڑی مار کے بیٹھیں - ایسا کہ دہنا پاؤں بائیں ران پر رکھا جاوے - اور بایاں پاؤں دہنی ران پر - خاص طور پر آسن جمانے کی بابت خیال کیا جاتا ہے - کہ اُن سے جسم ایک بے حرکت حالت میں ہو جاتا ہے - اور روح کو بالکل جدا کر دینے کے واسطے نہایت ضروری تیاری ہے ۔

ایک اور مدد اس مدعا کے لئے بازوؤں - ہاتھوں - اور انگلیوں کا گھمانا ہے - یہہ ورزش بھی تاکیدی ہے :: محمدی ملکوں میں بھی اعضا کی بعض حرکات درویش لوگ اس غرض سے کرتے ہیں - کہ انسانی روح الٰہی روح میں مِل جاوے - قاہرہ کے ناچنے والے درویشوں کا حال مشہور ہے وہ شور مچاتے - اور ورزش کرتے اور خدا کا نام لیتے - اور بے ہوش ہو جاتے ہیں اور یہہ بے ہوشی کی حالت وصل الٰہی کی حالت سمجھی جاتی ہے :: (میں کہتا ہوں کہ بموجب ہندوؤں کے ویدوں اور حدیث کتابوں کے انسانی روح "برہم" مایا کے سبب اس مٹی کے قالب میں آئی تھی - اِس حال میں ہمارے آسن اور لفظی بک بک وغیرہ ہماری روح کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہیں ؟ وہ مراد اس طریق سے حاصل کبھی نہیں ہو سکتی - کیونکہ جب تک برہم مایا ناس نہووے ہم ایسی کرتوتوں سے برہم میں نہیں مل سکتے -) ۔

چوتھا ضروری ذریعہ - یعنے دَم سدہ کرنا اور دم روکنا سب سے بڑی اور ضروری بات ہے - اس کو ہٹھہ ودیا بھی کہتے ہیں :: یورپ کے لوگ اس ورزش سے ناواقف نہیں ہیں ۔

ہندوؤں کا اعتقاد ہے - کہ سانس کو دیر تک اندر کھینچنا خیال بندی کیلئے بڑا فائدہ رکھتا ہے اور بیرونی چیزوں کے اثر کو روکنے میں مدد دیتا ہے - اور پانچ قسم کی ہوا انسان کے جسم میں پائی جاتی ہے :: دم سدہ کرنے میں ہوا کو ایک نتھنے سے اوپر کو کھینچنا چاہئے - اور دوسرے کو انگلی سے بند رکھا جائے ہوا جو اندر کھینچی گئی پھیپھڑوں میں روکی جاوے - اور بعد ازاں دوسرے نتھنے سے نکالی جاوے :: دونوں نتھنوں سے باری

* حاشیہ یعنے جس کو کچھو کا کہتے ہیں ۔

ہوا اسی طرح مشق کی جاوے۔ پھر دونوں نتھنوں کے ساتھ دم زور سے کھینچا جاوے۔ اور جس قدر عرصہ تک ہوا پھیپھڑوں میں قید کی جا سکے۔ قید کیجاوے۔ اور وہاں سے اپنی مرضی کے موافق جسم کے اندرونی اعضا کی طرف اُتاری جاوے یا سر کے بیچ میں چڑہائی جاوے ÷

ہندو لوگ ہوا اور روح کو ایک ہی قرار نہیں دیتے۔ انکا یقین یہہ ہے۔ کہ کھوپڑی کے اوپر ایک شگاف ہے اور موت کے وقت روح اُسی رستے نکل جاتی ہے۔ اور اس لئے موت کے وقت یوگیوں کی کھوپڑی کو پھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ روح آسانی سے نکل جاوے۔ اور شریر آدمی کی روح کہتے ہیں۔ کہ بدن کے نچلے سوراخ سے نکلتی ہے ÷

جس قدر ہوا سانس لینے کے لئے درکار ہے۔ اُس سے زیادہ ہوا اندر کھینچنا۔ اور بدن میں اُس کو قید رکھنا دم سدہ کرنے میں نہایت ضروری ہے ÷ کہتے ہیں کہ ہندو یوگی ایسی مشق کے ذریعے سے پانی کے اندر جی سکتے ہیں۔ یا زمین میں مدفون ہو کر بہت عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں ÷ ۱۸۳۷ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سر کلوڈ ویڈ صاحب بہادر اور ڈاکٹر مگریگر کے روبرو ایک ہندو یوگی اپنی درخواست پر ایک تہ خانہ میں زندہ دفن کیا گیا۔ اور چالیس دن اُس میں رہا۔ اُس کے کان اور آنکھیں اور بدن کا ہر ایک سوراخ موم کے ڈاٹ سے بند کیا گیا۔ اور بہت کی خوب نگرانی کی گئی۔ کہ دہوکھے بازی نہ کیجاوے۔ دن اور رات برابر اس جگہہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حکم سے پہرا مقرر رہا۔ چالیس دن کے بعد وہ باہر نکالا گیا۔ بدن لکڑی کی طرح سوکھ گیا تھا۔ اور زبان حلق کی طرف اُلٹ گئی تھی۔ اور ایک سیگ کے ٹکڑے کی مانند ہو گئی تھی ÷ اُس کے چیلوں نے رفتہ رفتہ اُسکی سابقہ ہدایتوں کے موافق اس میں زندگی بحال کی۔ اور یوگی نے اُن کو کہا۔ کہ میں اور یوگیوں اور سنتوں کی سنگت میں باہوش رہا۔ ٹھیک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس میں کہاں تک دھوکھے بازی کی تھی۔ اور عوام کے لئے اور خاص کر اُن کے لئے دہوکھے کی گرفت کرنا مشکل ہے جنکو اس قسم کے معاملوں میں دخل نہو جیسا ہم خود مداریوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ایسے تماشے نہایت چُستی کے ساتھ کرتے ہیں۔ کہ لوگ حیران رہ جاتے ہیں۔ نہ اُن کی چالاکی اور نہ لاگ پکڑی جا سکتی ہے ÷

پانچویں ذریعہ میں یہہ خوبی بتلائی جاتی ہے۔ کہ حواس کو چیزوں کے حس کرنے سے ہٹانا ایسا ہے جیسا کچھوا اپنے اعضا کو اپنے اندر کر لیتا ہے ÷

چھٹا ذریعہ یعنے چیت جانا ÷ اس میں یہہ بات شامل ہے۔ کہ سوچنے کی قوت (یعنے چیت) کو جسم کے مختلف اعضا کی طرف لگانا۔ مثلاً دل کی طرف۔ یا سر کے چاندی کی طرف یا قوت ارادہ کو دونوں بھنووں کے درمیان کے میدان پر قایم کرنا۔ یا آنکھوں کو خوب غور سے ناک کی نوک پر لگانا۔ (دیکھو بھاگوت گیتا ۶-۱۳) ÷

ساتویں اور آٹھویں ذریعے یعنے باطنی سوچ نفسی یعنے اپنے آپ پر دھیان جانا جب چھٹے ذریعے کے ساتھ عمل میں آوے۔ تو نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ کہ اس طور سے فوق العادت طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جن میں سے یہہ مشہور ہیں۔ یعنے

(۱) آنی ماں یعنے بدن کو ایک ذرہ کے برابر کرنے کی طاقت۔

(۲) مہی ماں یا گریمی ماں۔ قد یا وزن کو اپنی مرضی سے بڑہانا۔

(۳) لگہی ماں یعنے بدن کو اپنی مرضی کے موافق ہلکا کر لینا۔

(۴) پراپتی یعنے کسی چیز یا جگہہ کو پہنچنا۔ یا چھونا۔ خواہ بظاہر کتنی دور ہو۔ (۵) اشتوا یعنے اپنے اوپر اور دوسروں کے اوپر اختیار مطلق حاصل کرنا۔ (۶) وشی تا یعنے عناصر کو تابع میں لانا۔ (۸) کاماوستیا یعنے تمام خواہشوں کو قابو میں لانے کی قدرت ÷

جوگی جس نے یہہ قوتیں حاصل کی ہیں وہ فلک کی طرف اونچا چڑھ سکتا ہے۔ اُس کو ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ دروازے کے سوراخ میں گذر سکتا ہے۔ سیاروں اور ستاروں کے بھیدوں کو جان سکتا ہے۔ طوفان اور بھونچال لا سکتا ہے۔ جانوروں کی بولی سمجھ سکتا ہے۔ جو کچھ دنیا کے کسی حصہ میں گذرتا ہے معلوم کر سکتا ہے۔ اپنی موجودہ زندگی کو دراز کر سکتا ہے۔ گذشتہ اور آیندہ میں دیکھ سکتا ہے۔ دوسروں کے خیال دریافت کر سکتا ہے۔ جس شکل کا چاہے بن سکتا ہے۔ غائب ہو سکتا اور پھر نظر آ سکتا ہے۔ اور ہلکا یا بھاری ہو سکتا ہے ÷

ملک تبت میں اب بھی ایک مدرسہ ہے جہاں لوگ منت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور برہمنوں کے خیالات بھی ایسے ہی ہیں ÷ کہتے ہیں کہ رشی شنکراچاریا کو یہہ شکتی حاصل تھی۔ کہ وہ ایک راجا کی لاش میں داخل ہو گیا۔ اور کئی ہفتوں تک اُس میں رہا ÷

{Buddhism – Monier Williams}

اور تبت کے مہاتموں کو بھی کہتے ہیں کہ ایسی قوتیں حاصل ہیں۔ کرنل الکاٹ اور مسز بسنٹ اُن ہی مہاتموں کے واعظ بنے ہیں۔

پس اعلیٰ علم حاصل کرنے کے لئے ایشیا کے ایک بڑے حصہ میں اس قسم کی ورزشوں کا خیال ورواج پڑا۔ اسکو ہم اعلیٰ علم حاصل کرنے کے لئے ایک قدرتی طریقہ کہہ سکتے ہیں جو آسمانی طریقہ نہیں کہا جا سکتا۔ اور اسی لئے وہ لوگ الہام ارواحی کے خیال میں پڑے ہیں۔ اعلیٰ الہام کی پروا نہیں کرتے اُس کی تحقیر کرتے ہیں ÷ مگر ہمارا کام ہے۔ کہ اُن کو سنائیں۔ کہ اعلیٰ الہام سچ ہے۔ اور یہہ اکتسابی الہام اگرچہ سچ بھی ہو۔ تو بھی الہی الہام کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ اور اُسکی مذکورہ تحصیلات ہماری روحانی زندگی میں کچھ مدد نہیں دے سکتی ہیں ÷ دنیا میں ہنر بہت قسم کے ہیں۔ بازی گر ہیں۔ نٹ ہیں۔ سرکس والے ہیں مداری ہیں۔ ایسا ہی ہنر یوگ بھی ہوگا ÷ یورپ میں مسمریزم کا چرچا ہے۔ اور جس نے یوگ کی ورزش کی ہے وہ ارواح سے کلام کر سکتا ہے۔ اور اُن کو قابو بھی کر سکتا ہے ÷ اب ذرا یہودیوں کے الہام ارواحی کا حال سُنا چاہئے۔ یہودیوں کی احادیث طالمود سے ڈاکٹر الفرڈ ایڈرشائم جو قوم یہود میں سے مسیحی ہوا

ہر اپنی کتاب تواریخ Life and Times (of Jesus the Messiah جلد دوم کے ضمیمہ ۱۳ و ۱۶ میں ربّی لوگوں کے خیالات تحریر کرتا ہر جو بھلی اور بری ارواح کی بابت تھے۔ ذیل کا بیان میں اسی کتاب سے اقتباس کرتا ہوں *

"عموماً یہہ گمان کیا جاتا ہر۔ کہ بدروحیں (اشیدم) پانی پر۔ یا کسی اور چیز پر جو رات بھر ننگی۔ یا بن ڈھنکی رہی ہو ہوتی ہیں۔ اور ہاتھوں پر ہوتی ہیں جب عبادت سے پہلے بن دھوئے ہوتے ہیں۔ (غالباً اِسی خیال سے یہودیوں میں وضو کا رواج پڑ گیا اور ان سے محمد صاحب کے پیرؤوں میں) اور اُس پانی میں ہوتی ہیں جس میں ہاتھ دہوئے جاویں۔ اور روٹی کے ٹکڑوں پر ہوتی ہیں جو فرش پر گرے ہوئے ہوں :: جو کچھ نبیوں اور زمانہ پیشین کے بزرگوں نے کیا تھا بدروحیں اُس سب کی نقل کر سکتی ہیں۔ یا وہی کام کر سکتی ہیں :: مصر کے جادوگروں نے بدروحوں کی طاقت سے موسیٰ کے معجزوں کی طرح معجزے کئے تھے۔ ہمارے خداوند کے زمانہ میں بدروحوں پر۔ اور اُن کو کام میں لانے کی طاقت پر ایسا عام یقین تھا کہ یوسیفس مؤرخ بھی مدعی اسبات کا ہوا کہ بدروحوں کو جادو سے بلانے۔ اور اور نکالنے۔ اور جادو کے ذریعہ سے علاج کرنے کی قدرت خزقیاہ بادشاہ سے شروع ہوئی تھی۔ اور اُس کو خدا نے بخشی تھی :: یوسیفس جادو کے منتر کے ذریعہ سے شفایابی کی ایک نظیر دیتا ہر۔ جو اُس نے خود دیکھی تھی۔ اس اعتقاد سے اسبات کی تشریح ملتی ہر۔ کہ کیوں فقیہوں نے ہمارے خداوند کے معجزانہ علاجوں کو شیاطین کی مدد سے کہا تھا *"

"بدروحوں کا زور کل جفت عددوں پر پہنچتا ہر۔ اس لئے اُس کی بابت بڑی چوکسی کی جاتی تھی۔ کہ سوائے عید فسح والی رات کے اور کسی وقت جفت تعداد کے پیالے نہیں پیتے تھے *

"یہہ کالا ہنر۔ یعنے جادوگری۔ یا ٹونے بازی دو طرح سے کی جاتی تھی۔ یعنے بدروحوں کے ذریعے سے۔ یا دیگر جادو والے ذریعوں سے :: طالمود میں کئی قسم کے جادوگروں کا بیان ہوا ہر۔ (۱) مُردوں کو جادو سے بلانا۔ اور یہہ پاؤں اوپر اور سر نیچے کئے ہوئے نظر آتے تھے۔ سبت کے دن اس جادو کی مخالفت تھی :: بدروحیں ایک قسم کی خوشبو سے بلائی جاتی اور پھر اُن سے جادو میں کام لیا جاتا تھا :: (۲) ایک اور قسم جادوگروں کی وہ تھی۔ جو ایک قسم کی ہڈی مُنہہ میں لیکر غیب گوئی کرتے تھے :: (۳) سانپ کا منتر پڑھنے والے تھے :: (۴) بھلے اور برے شگن بتلانے والے تھے۔ پھر وہ لوگ جو قبروں پر جا کے روزہ رکھتے تھے۔ تا کہ کسی بدروح سے ہمکلام ہوویں *

"بہت بیماریاں جادو کے ذریعہ سے مانی جاتی تھیں۔ اور اُن کا علاج بھی جادو کے ذریعہ۔ یا جھاڑ پھونک سے کیا جاتا تھا :: کئی ایک چیزیں بھولوں یا بدروحوں کے باعث خطرناک بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہہ ہر۔ یعنے دو کھجور کے درختوں کے درمیان سے گذرنا۔ اگر اُن کا درمیانی فاصلہ چار ہاتھ سے زیادہ ہو :: دوسرا اُس پانی پر سے آگے گھٹنا جو بہایا گیا ہو۔ اگر اُس پر مٹی نہ ڈالی گئی ہو۔ یا اُس پر تھوکا نہ گیا ہو۔ یا پاؤں سے جوتی نہ اُتاری گئی ہو :: تیسرے پینے کا پانی مانگنا۔ یا ادھار لینا :: اسی طرح چاند کا سایہ۔ اور بعض درختوں اور اشیا کا سایہ خطرناک ہر۔ اس لئے کہ بدروحیں اُن میں چھپنا پسند کرتی ہیں *

"بہت قسم کے جادو والے علاج بیان کئے گئے ہیں اور وہ بھی ایسے نامعقول اور بیہودہ ذریعوں کے استعمال سے جو مرض پر کسی طرح اثر نہیں کر سکتے :: (۱) تعویذوں کے ذریعوں سے۔ (اہل اسلام میں بھی تعویذوں کا بڑا رواج ہر کیا اس بات میں بھی محمدیوں کا یہودیوں کی رسومات کے پیرو ہونا ظاہر نہیں ہر؟) یہہ بیماری کو روکنے کے واسطے۔ یا شفا کے لئے ہوتے تھے چمڑے کے کاغذ کے ٹکڑے پر الفاظ سحر لکھتے تھے۔ اُن بدروحوں کے نام اور تعداد اس پر لکھے جاتے تھے۔ جنکی تاثیر کو روکنا منظور ہوتا تھا :: بعض وقت تعویذ پر بائبل کی کوئی آیت لکھی جاتی تھی۔ اور دیگر الفاظ جو لکھے جاتے تھے اکثر بے معنے ہوتے تھے :: لیکن وہ جو علم سحر میں دخل رکھتے تھے۔ وہ اُن کے پوشیدہ مطلب کو سمجھتے تھے۔ (۲) جھاڑ پھونک کرنا۔ (پنجابی میں جھاڑا کرنا کہتے ہیں اور اس کا ہندوؤں۔ اور مسلمانوں میں رواج ہر) بدروحوں کے برخلاف جھاڑ پھونک کرنے کا یہہ منتر ہر "شیر کے سر پر اور شیرنی کی نتھنے میں میں نے بدروح برشریقہ بندکو پایا۔ اور اُسکو گدہے کے جبڑے سے مارا"! نظر لگنے کو روکنے کیلئے کہا جاتا ہر۔ کہ دہنے ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ میں۔ اور بائیں ہاتھ کا انگوٹھا دہنے ہاتھ میں لینا۔ اور یہہ کہنا چاہئے۔ کہ "میں مَن یوسف کے گھرانے کا ہوں جس پر بُری نظر کا کچھ اختیار نہیں ہر" پھر دو جادوگرنیوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے یوں بولنا چاہئے۔ کہ "اگر یتھہ۔ ازلیتھہ۔ آسیا۔ بُلوسیا تیروں سے مارے گئے ہیں" تیل کی بدروح چہرے پر پھوڑے پیدا کرتی ہر لیکن یہہ خطرہ دور ہو جاتا ہر اگر تیل ہتھیلی میں ڈالکر استعمال کریں۔ نہ کہ کسی برتن سے"!

اس بیان سے ظاہر ہر۔ کہ یہودی لوگ بدروحوں کے زور و تاثیر کو مانتے تھے۔ اور اپنی افسوں گری سے اُن کے حملوں کو روکتے تھے۔ اور زیادہ علم اور قدرت کے کام کرنے کے لئے اُن کو منتروں سے بلا لیتے تھے۔ اور یوں وہ لوگ توریت اور انبیاء کی ہدایتوں کے برخلاف چلنے اور ماننے تھے بلکہ اُس علم اور قدرت کے علاوہ جنکا میل میں کافی طور سے الٰہی کشف ہو چکا تھا زیادہ علم حاصل کرنے کے لئے کشف ارواحی کے معتقد ہو گئے :: اور تعجب نہیں۔ کہ کشف ارواحی کی بعض باتیں صحیح ہو جاتی ہونگی جیسا کہ آجکل کے غیب گویوں کی کوئی نہ کوئی بات سچ ہو جاتی ہر۔ اور جھاڑ پھونک درست کرتے ہیں مگر یہہ کشف شیطانی کشف الٰہی کو باطل نہیں کر سکتا اور نہ کشف شیطانی کے جواز کے لئے دلیل ہو سکتا ہر :: بڑا نقص اس الہام میں یہہ ہر کہ خدا کی طرف سے بے ایمان کر ڈالا ہر۔ یہودیوں میں اسبات کا اعتقاد زیادہ تر فارسیوں

ایک محمدی ملّانا اور آریہ اُپدیشک کا نیا ڈھنگ

کچھ عرصہ سے بعض لوگوں نے اپنے - اور اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کرنے کے لئے بعض اخباروں و رسالوں میں محض بے سرو پا خبریں درج کرنیکا ایک عمدہ ڈھنگ اختیار کرلیا تھا - کہ فلاں ملک یا جگہہ میں اس قدر یا اُس قدر لوگ ہمارے شریک مذہب ہوگئے - یا ہونیوالے ہیں - وغیرہ وغیرہ مگر جب انہوں نے دیکھا - کہ اِسطرح کچھہ کام نہیں چلتا کیونکہ اگر یہہ سچ بھی ہوتا - تو کوئی مذہب بکثرت لوگوں کے قبول کرلینے سے کسی طالب حق کے نزدیک حقیقی و راست نہیں ٹھہر سکتا ہے - جب تک کہ اُس کی مذہبی کتاب - اور اُس کے اصولوں پر غور کرنے اور پرکھنے سے بخوبی معلوم نہ کرلیا جائے - اور ثابت ہوجائے کہ وہ کتاب اور اُس کے اصول اُس خدائے قدّس - اور اُس کی پاک مرضی و صفات کے موافق ہیں ؛ مگر اب دیکھا جاتا ہے - کہ بعض لوگوں نے صرف اپنے ہم خیال لوگوں میں اپنی عزت اور وقعت حاصل کرنے کے خیال سے ایک نیا ڈھنگ ایجاد کیا ہے - جو پہلے کی نسبت بیشک عمدہ اور مفید معلوم ہوتا ہے +

چنانچہ چند روز گذرے ایک عربی نوجوان ملّانا شہر چھپرہ میں وارد ہوا - کئی روز تک خوب ضیافتیں اڑائیں اور اپنے ہم خیال لوگوں سے تعریفیں بھی حاصل کیں ؛ ایک روز بندہ بھی ایک ضروری کام کے لئے ڈاکٹر صاحب کے مکان پر گیا - تو دیکھا - کہ حضرت ایک چارپائی پر بیٹھے کھانا نوش فرما رہے ہیں - اور دو چار آدمی چارپائی کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں مجھے دیکھتے ہی حضرت فرمانے لگے - " یہہ نصارٰی ہے نصارٰی منسوخ و تحریف شدہ انجیل کو لئے پھرتے ہیں - ان کی سُننا محض فضول ہے +

میں نے عرض کیا جناب - یہہ آپنے کس طرح ثابت کیا - کہ انجیل شریف منسوخ و تحریف شدہ ہے - میں نے تو قرآن میں اکثر اُس کی تعریف و توصیف ہی دیکھی ہے - اگر ضرورت ہو - تو چند آیات پیش کروں +

بس اب کیا تھا حضرت فرمانے لگے - " ہم سات زبانیں خوب جانتا ہے یعنے - عربی - فارسی - بنگالی - پنجابی وغیرہ اور انگریزی بھی انٹرنس تک پڑھا - ترکستان اور بہت ملکوں کا سیر بھی کیا " جسپر جناب کے ہم خیال آدمیوں نے آفرین کی - اور خوب ہی داد دی ؛ مگر مجھے تو حضرت کی حقیقت معلوم ہی ہوگئی تھی - اور ڈاکٹر صاحب سے کچھہ لئے لیکر جلد واپس آنا بھی ضروری تھا - پس میں زیادہ نہ ٹھہر سکا - اگر زیادہ گفتگو ہوتی تو ناظرین خود اُس کا نتیجہ نکال سکتے +

+

اب کئی روز سے ایک آریہ اُپدیشک سوامی ...... یہاں تشریف لائے ہوئے تھے - یہہ صاحب بھی ایک نوجوان آدمی تھے - اُن کے عجیب حالات سُن کر بندہ بھی اُنکی خدمت میں حاضر ہوا - دیکھا کہ جناب بھی ایک دوکان کے اندر چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں - اور چند آریہ صاحبان چارپائی کے پاس بیٹھے ہوئے جناب کو پنکھا جھل رہے ہیں - میں بھی لوگوں کے شامل ایک طرف بیٹھ گیا +

مگر مجھے دیکھکر سوامی مہاراج فرمانے لگے " تم اُس جنگلی عیسیٰ کی انجیل کا اُپدیشک ہے - جو جنگل جنگل پھرتا تھا - اور گدھے کی چوری پر مارا گیا ؟ +

میں نے عرض کیا - جناب آپ نے کبھی انجیل کو دیکھا یا پڑھا بھی ہے - یا صرف سُنی سُنائی بات کو لئے پھرتے ہو ؛ اِسقدر کہنا تھا - کہ جناب کرودھ میں بھر گئے - اور لگے واہی تباہی باتیں کرنے " وہ او - ہم نے چاروں وید - اور سب شاستروں کو خوب پڑھا - انجیل ایک چھوٹی سی بیہودہ کتاب ہے - اس کا پڑھنا کیا ؟ ہم نے یورپ - امریکہ اور بہت ولیتوں کا سیر کیا ہے - ویدک بھی ہم ایسی جانتا ہے - کہ تمہارا سول سارجن (سرجن) ہمارے سامنے ایک ادنٰی آدمی ہے - بلکہ پنجاب میں تو ایک بھی ہماری مانند نہیں ہے - ہم نے ہزاروں مُردے جیو ڈالا - اور بنگال میں ہمارا دوائی خانہ بہت بڑا ہے - جس میں لاکھوں روپیہ کا دوا بھرا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ "

اِن باتوں کو سُنکر مجھے ایک دوہا یاد آگیا جس میں لکھا ہے دوہا

کام کرودھ مدھ لوبھ کی جب لگ من میں کھان
تب لگ پنڈت مورکھا تُلسی ایک سمان

اور اس کے ساتھہ ہی یہہ بھی عرض کیا - کہ جناب شاستر منو میں پنڈت کے واسطے یہہ بھی لکھا ہے کہ " دکھی ہونے پر بھی ایسی بات نہ کہے - جس سے کسی کے دل پر گھاو لگے - اور اپنی تعظیم و تکریم کو مثل زہر کے - اور توہین و تحقیر کو مثل آب حیات کے سمجھتا رہے " ادھیا ۲ شلوک ۱۶۱ و ۱۶۲ - مگر آں پنڈت لوگ شاستر کی دوسری باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اُنکے مفید مطلب ہیں - اور جو اُن کی بزرگی اور تعظیم و تکریم کو بڑہاتی ہیں - مگر یہہ گھٹاتی ہیں - اس لئے ان پر عمل کرنا دشوار ہے ؛ پھر یہہ بھی عرض کیا کہ جناب آپ نے کبھی باپ پر کچھہ خیال کیا ہے کہ کیا ہے ؟ +

اُپدیشک صاحب نے فرمایا " ہم پاپ سے اُتپن نہیں ہوا - اور نہ ہمارے بدن میں اندری ہے - اس لئے ہم پاپ کو بالکل نہیں جانتا - اور نہ کر سکتا ہے - بلکہ ہم بچے کے سمان ہے - کرودھ بھی ہم کبھی نہیں کرتا - ہم سنیاسی جوگی بھی ہے - اس لئے لوبھ کو بھی بالکل تیاگ دیا ہے وغیرہ وغیرہ +

اگرچہ بعض تعلیم یافتہ اُپدیشک مہاراج کے ان جنونی خیالات پر ہنسنے لگے - مگر ہاں نادانوں کو دھوکھہ دینے کے لئے بیشک یہہ ڈھنگ بہت اچھا ہے اس لئے بعض نادان ان باتوں کو سُن کر کمال خوش ہوئے - بلکہ جناب کو ایک مہاتما سمجھکر ان سے ایک دو لکچر بھی دلوائے - جن کا لطف

کچھ سننے والوں کو خوب ہی آرہا ہے - کئی مریض بھی جناب کے پاس لائے گئے - مگر اُن کے پاس رکھا کیا خاک تھا - کسی کو کوئی دوا بھی بتلائی - جبتک کہ دوا کی قیمت اور محنت اور نکری - چنانچہ ایک سے بیس - دوسرے سے پچیس ۲۵ - اور تیسرے سے ساٹھ روپیہ طلب کئے گئے - دیکھئے کیا خوب لوبھ کا تاگُن - اور چھوٹے ٹچ کا بھاؤ ہے ! +

افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک ہند میں بہتوں کا یہی حال ہے کہ کسی کے جھوٹھ سچ پر مطلق خیال نکرنا - بلکہ جو کوئی ہم خیال کچھ بھی کہدے - فوراً بلادریافت قبول کر لینا جیسا کسی نے اس دوہے میں ٹھیک کہا ہے - دوہا -

سانچے کو کوئی نہ مانے جھوٹھے جگ پتیائے
گلی گلی گورس پھرے مدرا بیٹھ بکائے

دوستو ابھی تو شروع ہی ہے - رفتہ رفتہ دیکھئے کیا نرے حال ہوتے ہیں - خدا ایسے نادان خیالوں کو دور کرے - اور ہر ایک کو راستی اور ناراستی میں تمیز کرنیکی طاقت بخشے + آمین -

راقم
بہادر مسیح - مناد - از مقام جھجر

جناب ایڈیٹر صاحب بنظر عنایت ان چند سطور مرقومہ ذیل کو واسطے رفع شک ناظرین کے اپنے کاغذ میں درج فرمائینگے تو عین عنایت ہوگی +

نور افشاں مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۰ کالم سوم میں یہہ جملہ مرقوم ہے کہ دہلی میں مسیحی مشنریوں کو سر بازار وعظ کرنیکی ممانعت کی گئی ہے - ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ بیان محض غلط ہے - نہیں معلوم کہ کس مجنوں نے بحالت جنوں اس بے بنیاد خبر کو گھڑا ہے - راقم اور پادری لیفرائے صاحب واسطے اندمال جرح غیر اقوام کے روز مرہ مرہم کلام الٰہی کو استعمال میں لاتے ہیں - باب اس دار الشفا کا بند ہونا غیر ممکن ہے - بالفرض اگر یہہ خبر غیر معتبر تسلیم بھی کی جائے - تو یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ فاعل اس فعل ممانعت کا کون ہے - کیونکہ عقل تو گوارا نہیں کرتی - کہ ہماری مسیحی گورنمنٹ مانع اس امر کی ہو - الاخیال محال فقط +

الراقم
امام مسیح مشنری - دہلی ۲۲ جولائی ۱۸۹۳ء

منقولات

اشتہار ذیل ایک کرم فرما کے ذریعہ ہمارے پاس پہنچا ہے جس کو ہم حرف بحرف مطابق اصل ناظرین نور افشاں کے لئے درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ علمائے اسلام قادیانی صاحب کے حق میں کیا عقیدہ رکھتے اور انہیں کیسا سمجھتے ہیں - اور ہم بھی تو بجز اس کے کیا کہیں کہ خداوند مرزا صاحب کی حالت زار پر رحم کرے کہ اُن کی آنکھیں کھلیں اور وہ اس خطرناک حالت سے جانبر ہو جائیں (اڈیٹر)

الاشتہار لاظہار الجہل الباطنیۃ الکادیانیۃ

سنہ اسی من ہجر

السلام علیکم یا معشر المسلمین - آپ صاحبوں پر واضح ہو کہ اللہ جل شانہ کی کلام - الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے حکم - اور حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا - انتہی ولا آباؤکم الخ - کے حکم نے ہم کو جھوٹے مجددوں کے پھندے سے چھوڑا دیا ہے - اور احلامی ڈھکوسلوں سے بری کر دیا ہے - ورنہ سابق و آئندہ کے مرتدین میں سے ہر ایک مجددیت کا مدعی ہو سکتا تھا - للہ الحمد - اب بھی ایسے عالم ہیں کہ اُنکے روبرو مرتدین اسلام میں اختراع نہیں کر سکتے - باقی رہے بعض عامہ کالانعام ہیں - یہہ نیم ملا جو خطرہ ایمان ہیں انکا یہہ خیال ہے کہ اگر ان کو قرآن سے سمجھایا جاوے تو وہ اپنی غباوت و شقاوت سے سمجھنے کی استعداد نہیں رکھتے - اور جو حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیجاوے تو اُسکی ایسی تاویلات کرتے ہیں جیسے کہ گاؤں کے کسی ملا نے لفظ ماکسب [۲] سے ایک متوفی کی زوجہ کو اُس کا تمام ترکہ دلوایا - لغت میں یہہ تجویز ہے کہ لفظ صلوۃ سے تحریک الصلوین ہی مراد رکھیں گے جیسے کہ ایک شخص کی حمایت ہمارے پاس موجود ہے جس میں دجال [۳] کے معنے گروہ عظیم لکھا ہے - باقی معنوں کو گویا کسی مقام مخصوص میں چھپا رکھا ہے - کہ کوئی نہ دیکھے - واہ - اے صاحب کادیانی آپکی ذکاوت جو غباوت کے سر چڑھ گئی ہے اور آپکی کیاست سے خباثت بھی شرما رہی ہے اور آپکی فراست طالب علموں کو ہنسا رہی ہے - آپکا علم کیف حالکم کے جواب میں مسند الکم سے زیادہ توقیر نہیں رکھتا ہیں عقل و دانش بباید گریست - موت مسیح علیہ السلام کے بارے میں آپکا الہام سادہ لوگوں کے لئے تب ہی حجت ہو سکتا تھا - اگر آنریبل سید احمد خان صاحب مع القابہ نے اس میں سبقت نہ کی ہوتی واللہ در القائل الفضل للمتقدم - ایسے اختراع کے ۱۵ سال بعد آپنے الہام کا دعوی کیا جنون اور خبط نہیں تو اور کیا ہے - لیکن سید صاحب موصوف کا

حاشیہ [۱] آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہونگے تمکو وہ باتیں سنائینگے جو تم نے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے سنی ہونگی +

حاشیہ [۲] اس پٹے میں ترکہ میت پر تنازع ہوا - ملا صاحب نے حق حق تقسیم کرکے عورت کی طرف سے ایک ملا تھا جس نے لفظ مذکور سے سب عورت ہی کا حق بنا دیا +

[۳] مثلاً کذاب کہ در آخر زمان پیدا خواہد شد از منتخب وغیرہ +

کو ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے الہام کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ مجددیت کا دم مارا۔ حالانکہ یہہ حق اُنہیں کا تھا۔ علاوہ برآں اُنکا اختلاف بھی اہل اسلام سے برنگ دیگر ہے۔ جو آپکی گریہ سکینی کے برابر مضر نہیں۔ آپ نے **الہام صحیح** ابھی پڑہا بھی نہوگا۔ جواب تو درکنار رہا۔ اور طرہ یہہ ہے کہ آپ نے آپ کو انعام کا مستحق بھی ٹھہرالیا ہے۔ اسمع منی ان حالک **کالذی یتخبطہ الشیطان من المس**۔ لیکن ہم **انصافاً** رائے دیتے ہیں کہ آپکا حق نہیں کہ اسکا جواب لکہیں کیا ایک طفل مکتب جو صرف بہائی یا میزان الصرف پڑھتا ہے **شرح ملا** کے مسایل پر غور کرسکے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم آپ کو مجیب ہونے سے معذور سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر خود ہی مورد **ضحک** بننا چاہو تو آپ کا اختیار ہے۔ آپکے اعتراضات کی گردنیں **کٹ** ہی چکی ہیں۔ اسیواسطے غصہ میں آکر تم نے اس کتاب کے دلایل کو **چیستان** کہدیا۔ اس سے صاف ظاہر بلکہ اظہر ہے کہ اس کے مطبوع ہونے سے آپ کے دل کو نہایت صدمہ پہنچا ہوگا۔ کیونکہ اس قسم کی تردید اپنے اعتراضات کے لئے قبل اسکے آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔ اگر ہمارا کہنا سچ نہیں تو مہربانی کرکے دکھلاویں۔ پس اس کتاب کے **حجۃ قاطع** ہونے پر آپ کو بھی شک نہ رہا۔ باقی رہی یہہ کہ بکواس سو یہہ اُس میراثی کی مثل ہے۔ کہ اپنی ماں کو کہا تھا کہ کبھی کسی کی نہ مانونگا اور نہ جھوٹا ہونگا۔ بھلا فرمائے جب عالمانہ طرز پر آپ کے پاس دلایل نہیں تو آپ کے الہام جو صرف **احلام** ہی ہیں۔ کون مان سکتا ہے۔ اہل اسلام کے نزدیک **ماعدا الانبیاء** علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات الہام فی الشرع حجۃ نہیں نزد علی وجہ الحدعی وعلی من لدیہ۔ میاں منشی غلام احمد صاحب قادیانی! آپ اپنی انشاپردازی پر شیخیاں بگہار رہے ہیں۔ اگر آپ کی ظاہری آنکھہ بھی **احول** ہوجائے۔ تو بھی آپ کی انشا پردازی **متنبی** کی عبارت کے پایہ کو نہ پہنچیگی۔ بالفرض اگر پہنچ بھی جائے تو آپکو نظیر متنبی سمجھا جائیگا۔ باوجود اس کے آپ کو عبارت فہمی کا مذاق ہی نہیں۔ بے ادبی معاف! دیکھئے آپنے اپنی حجۃ میں بعض وہی دلایل لکھے ہیں جن کا جواب **مولانا مفتی غلام رسول** صاحب امرتسری دیچکے ہیں۔ آپکو لازم تھا کہ جواب الجواب لکھتے نہ یہہ کہ وہی پرانا ڈھول۔ اہل علم کے دلایل پر جتنے اعتراضات وارد ہوتے ہیں انکا رفعیہ اُسپر لازم ہوتا ہے۔ اگر پھر وہی **مجروح** دلیلیں پیش کیئے جائے تو ہر ایک ذیعلم کہہ سکتا ہے۔ کہ حمقامیں سے یہہ بھی ایک ہے۔ اگر آپ فرماویں کہ ابھی اُس کا جواب نہیں لکھا گیا تو فرمائے کہ آپ نے اپنی **حجۃ** کی پیشانی پر کیوں لکھدیا ہے کہ ہم نے مفتی صاحب موصوف کے چپ کرانے کو یہہ کتاب لکھدی ہے نیز اس حجۃ میں آپ لکھتے ہیں کہ **روساعظام** امرتسر کی تحریر ہمارے پاس پہنچنی چاہئے۔ تب ہم الالہام الصحیح مولوی مفتی غلام رسول صاحب امرتسری کا جواب لکھینگے۔ کیا آپ کا یہہ مطلب ہے۔ کہ ان معززین کی قوم یہہ سمجھے کہ ہمارے مہربان رؤسا قادیانی صاحب کے ہم خیال اور اُس کے معین ہیں۔ **حاشا وکلا** ہرگز ہرگز نہیں۔ بندہ تو اکثر اُن معززین کی ملاقات سے مشرف ہوتا رہتا ہے۔ ان مہذب صاحبونکی مجلس میں آپکا ذکر ہی نہیں ہوتا۔ گویا آپ اُن صاحبوں کے نزدیک نسیاً منسیا بلکہ **کالعدم** ہیں۔ آپ صاف دل سے خیال فرماویں کہ ہر ایک دانشمند قومی ہمدردی کو مقدم سمجھتا ہے۔ کیونکہ الجنس یمیل الی الجنس خصوصاً اس امر میں اہل خطہ سبقت لے گئے ہیں ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ آپ کی عادت **بالطبع** جھوٹھہ کی طرف مایل ہوگئی ہے چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے آپکی تحریر مولوی غلام رسول صاحب امرتسری مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی الی آخرہ **غدر** ہم بالطبع نہیں بلکہ مجبوراً آپ کے مسلک پر کہینگے لعنت اللہ علی افترائک وعلی کذبک بعدد ما خلق وبعدد ما فی علمہ تعالیٰ الف الف لعنتہ الی یوم القیمتہ وان لعنت علی احد من المسلمین فاخرج من تلک اللعنت واحدۃً وارددعلی وجہک من ای وجہ شئت۔

اے اہل اسلام ذرا توجہ سے قادیانی کی حجۃ کو پڑہئے۔ صفحہ ستائیس میں جو اُس نے روباہ بازی کی ہے اُسکو ہر ایک صاحب لیاقت سمجھ سکتا ہے۔ دیکھئے گفتگو تو **نزول عیسیٰ علیہ السلام** میں جس میں آپکے صرف اہل اسلام ہی مقابل نہیں بلکہ عیسائی صاحبان بھی اُن کے بڑے بھاری مقابل ہیں۔ چنانچہ آپ صاحبوں نے دیکھا ہوگا کہ ایک معزز عیسائی صاحب نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ جھوٹھے مسیح کی بابت لکھا تھا کہ ظاہر تو وضع درویشی ہے درونی حسّابی ہے۔ اس بات کو ہم عقلی **تجویز** سے سچ یا جھوٹھہ قرار نہیں دیسکتے۔ اسکا بچاؤ **قادیانی** صاحب کو ضروری تھا۔ مگر جب عیسائی صاحبان کی طرف پانی نہ چڑہ سکا تو اہل اسلام ہی پر **گورنمنٹ** کو بدگمان کرنا لیکن مہربان **گورنمنٹ** کے روبرو سب حالات منکشف ہیں جیسے کسی شفیق باپ کو اپنے چھوٹے فرماں بردار بچوں کے ہوتے ہیں۔ اے صاحب قادیانی یہہ سچ ہے کہ زہریلے درخت کو آب حیات کا پانی بھی پلایا جائے تو بھی اُس کا زہر رفع نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح آپ بھی مجبور ہیں کہ **فتنہ** و فساد انگیز باتیں آپکی فطرت میں بھری گئی ہیں والا صاحب حجۃ ذرا مہربانی سے فرمائے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں کس عالم اسلام نے بغاوت کی اجازت دی تھی۔ ہم تو اُس وقت بچہ ہی تھے شاید آپ بڑے ہونگے اس لئے آپ کے معلومات بھی زیادہ ہونگے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ آپ کے شر اور بدی سے ہم لوگ **گورنمنٹ عالیہ** کی مہربانی ہی سے امن میں ہیں۔ ورنہ آپکی تحاریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاتھوں سے اہل اسلام وغیرہ کو نہایت ہی تکلیفیں پہنچتیں۔ مگر **للہ الحمد** کہ جس نے ہمکو سلطنت **انگلشیہ** دولتمدار کے عہد میں پیدا کیا۔ جو رحمدل اور رعایا پرور سلطنت ہے۔ خدا اسکو ہمیشہ کل فرماں بردار رعایا کے حق میں مہربان رکھے۔ آمین ثم آمین۔ یہہ بات تو **میاں صاحب** اظہر من الشمس ہے۔ کہ سکھوں کی عملداری میں اہل اسلام کسقدر **تکالیف** کے متحمل تھے۔ ادنیٰ درجہ کی تکلیف کہ **آذان** دینے کی اجازت نہ تھی فرمائے اُس وقت کس مولوی صاحب نے جہاد کی اجازت دی تھی

حاشیہ – سبحان اللہ کیا ہی توتلی حرف ڈاہن کے کہنے کون بیوقوف نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے الفاظ کا استعمال بموقعہ مہذب مقتدیٰ پر نہیں کیا جاتا۔

ؔ اس لئے علمائے اسلام نے آپکو احاطہ اسلام سے خارج کردیا ہے۔

اور کس نے فتویٰ دیا تھا کہ نواب صاحب ٹتان اور نواب صاحب بہاولپور کی ہمراہ ہو کر سکھوں کو تہ تیغ کرو۔ حالانکہ دیاست بھی مختصر تھی۔ نیز ہتھیار رکھنے کا ہر ایک کو اختیار تھا۔ لیکن دوبارہ ہم یہی کہینگے کہ آپ بہ سبب حرص و آز کے مجبور ہیں۔ مین بلند آواز سے کہتا ہوں کہ امن کی حالت میں جہاد درست نہیں بلکہ اسکا نام بغاوت ہے۔ اور ظلم کی حالت میں بھی درست نہیں ہے اس لئے اللہ عزوجل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ الم تکن* ارض اللہ واسعة۔ اسوا اس کے آپ اپنی حجتہ میں لکھ چکے ہیں کہ فرضی عیسیٰ کے نزول کی اُمید رکھتے ہیں۔ پس اس صورت میں جہاد و فساد ہی متصور نہیں کیونکہ اذا فات الشرط فات المشروط۔ فرمائے اب آپکی تحریر کا کیا فائدہ۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں آپکا قول (گورنمنٹ کی عرضداشت میں) جہاد اس زمانہ میں درست نہیں۔ ذرا مہربانی کرکے فرمادیجے کہ کس زمانہ میں درست ہے۔ سچ ہے۔ نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا۔ میں تو کہہ ہی چکا ہوں کہ حالت ظلم میں بھی درست نہیں۔ امن میں بطریق اولیٰ درست نہیں۔ آپ کو خوب معلوم ہے۔ وہی صاحب جہاد و فساد کی طرف متوجہ ہوگا جو خواہ مخواہ اپنے کو کسی گروہ عظیم کا پیشوا بنانا چاہے۔ وہ فقیری کے رنگ میں ہو یا قزاقی کے ڈھنگ میں ہو۔ بہر رنگیکہ آیند شناسند۔ یہ تو تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ جو سلوک منجانب سرکار دولتمدار رام سنگھ صاحب کوکہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ پس آپکی عادت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جتنی رزالت و خباثت تمام دنیا کے رزیلوں میں ہے۔ ان تمام کا مجموعہ آپ ہی ہیں۔ مے پرست ای خبیث لا شئے از زندقہ توبہ کے کنی کے + اور اگر اللہ عزوجل شانہ سے ہدایت کے خواہاں ہو تو میری اس نصیحت پر عمل کرو ١٢ یا مسکین انی انصح لک تب الی اللہ توبة نصوحا

حاشیہ* ۔ یعنے کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم نے اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈالدیا +

ولا تکن من الغافلین۔ ازعمت بنجاتک من حضرت الربوبیة یقینا و ترکت الخوف والرجاء لیس ھذا طریق السلف الصالحین بل مسلک الغاوین الضالین و عجلت بالجزاء علی الصلحاء العارفین انہم کانوا خائفین من سوء الخاتمة من خوف اللہ تعالیٰ وانت تعلم صدقا بحسنها لیس ھذا علامة الناجین بل علامة شیطان من جملة الشیاطین واخفض جناحک لاوامر اللہ ونواھیہ ولا تغترن بالدنیا بطول ایامک فیھا وما ھذا من عادات المسلمین المھذبین بل من عادات المفسدین فی الارض فانھم یزعمون انھم صالحین۔ غسل قلبک من درن الذنوب بصابون التوبة واندم علی ما فات منک فی الماضی لتکون فی زمرة المسلمین ولا تکن من الجاھلین المرتابین ما بالک یا نخیف تقول علی اللہ ما لم یقل و دعویک علی ان ھذا ھو الحق بلا دلیل و برھان ان ھذا الادب الکاذبین الظالمین اسمع منی یا ابن ادم لا تتبع البطالین الضالین الذین یزعمون انھم یعلمون الغیب من اللہ یقینا۔ لا برھان عندھم علی ھذا بل ستر لھم الشیطان بمکائدہ کما ھو داب الکائدین۔ وان کنت عالما فانظر فی الکتب الطبیة العالیة حال ھذہ الحالة للمرضا المالیخولیین لاستیلاء الیبس علی دماغھم وکانوا زاعمین لانفسھم انھا صارت حجبا او ملکا وقد بلغ الفساد فیھم الی الاعلیٰ من ذلک فیظن بعضھم انہ الحق وھو تعالی عن ذالک و لھذہ الدجال خسارة الدنیا والاخرة وھم لقصور عقلھم یعدون من نوع الانسان خارجین ١٢۔ ہم الہام سے نہیں بلکہ عقلی تجویز سے پیشگوئی کرتے ہیں کہ آپ غالباً میرے اشتہار کا جواب نہ دیں گے۔ بڑی ہمت کریں گے تو کسی چیلہ کو فرما دیں گے کہ جتنی گالیاں تجھ سے ہوسکیں کسی اشتہار کے ذریعہ ظاہر کردو۔ مگر آپ کا مجیب نہونا آپ کی کم ہمتی اور حیلہ سازی پر دال ہوگا کیونکہ سچے نبی تو دیہاتی لوگوں اور بچوں کی بھی اپنے بیان سے بخوبی تسلی فرماتے تھے۔ آپ اپنی نسبت اُن مقدسین کے ساتھ خود ہی سمجھ لیں کہ کیا ہے اگر آپ مجیب نہونگے تو تمہارے چیلے چانٹے کچھ ہی واہیات بکیں بجز اس تحریر کے جو اس اشتہار میں لکھ چکے ہیں جس کو آپ صاحب تاقیامت حصہ وار بانٹ کر بھی ختم نہیں کرسکتے۔ میں اپنی خاص رائے تمہارے حق میں قائم کرتا ہوں۔ کہ آپ پکے دہریہ ہیں۔ اگر آپ اختیار فرمائیں تو جہاں پر ہم چاہیں بالمقابل مجلس میں آپ کی تقاریر و تحاریر سے ثابت کر دکھلاینگے۔ مذہب آپ نے صرف آڑ ہی بنا رکھا ہے۔ اگر کھلے طور پر دہریوں کے اقوال بیان کرتے۔ تو روزمرہ منی آرڈروں کے منہہ دیکھنا کہاں نصیب ہوتا۔ بلکہ اہل اسلام تو وہی ہے جو انبیا میں سے کسی ایک کی بے تعظیمی نکرے۔ کجا ہتک اس کو بھی آپ عمل میں لا چکے ہیں۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ +

الراقم

حکیم غلام رسول المعروف بہ ڈاکٹر ساکن امرتسر کٹڑہ سفید۔ ٢ جولائی ١٩٠٢ء

غور طلب

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں پر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں +

متی ٧-١٥

واقعاتِ اقصائے ہند

مذہبی حجت

بریلی کے مسلمانوں نے عرضی دی تھی کہ ایام محرم میں کسی ہندو کو برات نکالنے کی اجازت نہ ہونی چاہئے۔ صاحب کمشنر بہادر نے یہہ درخواست نامنظور کی۔ اِس پر اہل اسلام بگڑے اور تعزیہ داری نہ کی +

افسوسناک فساد

لکھنؤ کا اخبار لکھتا ہے کہ قنوج میں ہندو مسلمانوں کے درمیان فساد ہوا۔ کئی آدمی مجروح ہوئے۔ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس فتحگڈھ سے روانہ ہوگئے ہیں۔ بنائے فساد یہہ تھی کہ ایک تعزیہ کے گذر کے لئے ایک درخت کاٹا گیا۔ جو ایک کلوار کے مکان میں تھا +

زیور کا لالچ

گوجرانوالہ میں متصل موضع کریال ایک بدمعاش نے ایک دس برس کے بچے کو زیور کے لالچ سے دور میدان میں لیجا کر سخت زدوکوب کیا حتی کہ بچہ بیہوش ہوگیا۔ بدبخت نے سمجھا کہ وہ مرگیا ہے اور اُس کو دفن کرکے چلا آیا۔ ایک رہگذر نے بچہ کی آواز سنکر اُس کو زمین سے نکالا اور گانوں کے لمبرداروں کو خبر کی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے +

لڑکیوں کا چور

جو سادھو حال میں دو لڑکیوں کے چرانے کے لئے گرفتار کیا گیا تھا اُس کو عدالت رائے بہادر دامودر داس بی اے سے دو سال قید اور ۱۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی جس کے داخل نہ کرنے پر چھہ ماہ قید مزید ہوگی۔ سادھو کے دو ہمراہی تھے یعنے عورت ذات نائی اور ایک مرد پیشہ چوری گر۔ ان کو بھی یہی سزا دی گئی ہے +

ناک کاٹ لی

ایک اخبار لکھتا ہے کہ آجکل پنجاب میں ناک کاٹنے کی وارداتیں بکثرت ہورہی ہیں۔ وجہہ بالعموم عورتوں کی بیوفائی ہے۔ باوجود سزایابی کے لوگ عبرت نہیں پکڑتے۔ گجرات میں ایک حجام نے اپنی بدکار عورت کی ناک کاٹنے پر اکتفا نہ کی بلکہ دونوں کان بھی کاٹ لے اور سر مونڈ ڈالا۔ اس کا مقدمہ شیخ احمد بخش ڈپٹی صاحب کے روبرو پیش ہے +

مسلمانوں کی نسبت خالصہ گزٹ کا پیمار

اخبار پایونیر نے لکھا تھا:۔ کہ گورنمنٹ کو مسلمانوں کی رعایت اور ہمدردی کا خیال مقدم رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ برٹش حکومت کا عام فائدہ اسی پالیسی کا مقتضی ہے۔ ہندو لوگ مثل قدیم زمانہ کے یہودیوں کے صرف ہندوستان میں محدود ہیں اور جب تک وہ عیسائی یا مسلمان مذہب اختیار نہ کریں گے دنیا کے کسی دوسرے ملک کو اپنا تصور نہیں کرسکتے۔ اور نہ اس کے ہمدرد ہوسکتے ہیں: یہہ بات ناممکن ہے۔ کہ ہندوؤں کا پیچیدہ مذہب یورپ کے کسی ملک میں پسند یا اختیار کیا جائے۔ اور موجودہ حالت میں اُس کا ہندوستان میں بھی دیر تک قایم و برقرار رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے: برخلاف اس کے مسلمانوں کا مذہب زندہ ہے۔ اور تمام ممالک میں پایا جاتا ہے: پولٹکل لحاظ سے برٹش طاقت اسلامی طاقت بھی سمجھی جاتی ہے اول معرکہ اسلامی ملک انگلستان کے قبضہ میں ہے۔ اور یہی قبضہ انگلستان کو اسلامی طاقت ہونے کی رنگت دینے کے لئے کافی ہے: انگلستان اور افغانستان کے دوستانہ تعلقات اِس رنگت کو اور بھی تقویت دینے والے ہیں۔ علاوہ بریں آفریقہ کے براعظم میں اسلامی مذہب ترقی پر ہے۔ اور وہاں کے وسیع برٹش مقبوضات کے باعث انگلستان مجبور ہے۔ کہ مسلمانوں کے دلکو ہاتھ میں رکھے: یہہ بات اہل اسلام کو فراموش نہیں ہوئی ہے۔ کہ ۱۸۵۵ء میں انگلستان ترکی سلطنت کی حمایت میں لڑا تھا۔ ان باتوں کو تعلیم یافتہ مسلمان بخوبی جانتے ہیں۔ اور یہی وجہہ ہے کہ وہ نیشنل کانگرس میں شامل نہیں ہوتے اور ہندوؤں کے ساتھ اپنی قسمت کو وابستہ کرنا نہیں چاہتے "

اِس پر لاہور خالصہ گزٹ لکھتا ہے کہ:۔ ہم نہیں سمجھتے کہ انگلو انڈین اخبارات کو اس قسم کے مضمون لکھنے سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ اور کیا انکی رائے میں انگریزی راج کو ہندوستان میں مستحکم کرنے کے لئے اُن کی اس قسم کی کمینہ پالیسی زیادہ تر فائدہ مند ہوگی؟ ایک قوم کو خوشامد سے راضی کرنا اور دوسری کا دل دکھانا یا اُس کی حق تلفی کرنا جس راج کا اصول ہوگا ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ ایسی سلطنت کبھی خطرے سے پاک نہیں رہ سکیگی: سچ ہے گورنمنٹ کو مسلمانوں کی رعایت اور ہمدردی کا خیال مقدم رکھنا کیوں نہ واجب ہو۔ انکی خیرخواہی۔ اُن کی وفاداری مثل آفتاب کے چمک رہی ہے۔ ۱۸۵۷ء کا غدر اسی قوم نے تو کیا۔ کابل کی مہم میں اسی نے تلوار چلائی۔ دہلی اور لکھنؤ میں انگریزوں کے معصوم بچوں اور لیڈیوں کی اسی قوم نے حفاظت کی۔ جان بچائی عزت رکھی۔ مصر پر سرکار کے ساتھ انہوں نے ہی چڑھائی کی۔ اور فتح دلائی اہل کتاب یہہ۔ مذہب ان کا اچھا۔ صرف اگر فرق ہے۔ تو اتنا۔ کہ انجیل کو منسوخ کرتے ہیں۔ اور غیر مذہب کی ملازمت لاچاری امر۔ اختیار کرنا انکے مذہب کا اوّل اصول ہے: خدانخواستہ اگر کوئی مسلمان ہند پر چڑھائی کر آوے۔ تو سرکار انگریزی کے نمک کو ایسا حلال کریں گے جیسا کہ چاہئے کبھی اس بات کا خیال نہ کریں گے کہ وہ مسلمان ہے۔ بلکہ دل توڑ کر لڑیں گے: باقی رہا ہندو۔ مذہب

ان کا اچھا نہیں - فسادی ہیہ - باغی ہیہ - غیر مذہب کی نوکری کرنا ان کے یہاں منع - سرکار انگریزی کو جب کبھی مہم پڑی تو دشمنوں سے یہہ جا ملے - حمیت ان میں نہیں - خاطر میں یہہ نہیں جانتے - احمق - نافرمان بردار جو کہو سو آجکل ہندو بیچارے ہیں - کیونکہ سچی بات کہتے ہیں بظاہر و باطن یکساں رکھتے ہیں اس وجہہ سے یہہ سارے عیب انہی میں ہیں - بجائے اس کے کہ اس قسم کے طعن و تشنیع دئے جاتے بہتر ہوتا اگر گورنمنٹ انگریزی ہمارے ان انگلو انڈین پیپرز کی جان کر ہندوؤں کو ایک سرے قتل کا حکم دیدیتی - بس چھٹی ہو جاتی ہمکو سخت افسوس آتا ہی - کہ جب ہم اس قسم کی ناشایستہ باتیں ایک شایستہ سلطنت کی قوم کے اخباروں میں دیکھتے ہیں ایسے مضمون انگریزی اخبارات میں نکلنے سے سرکار انگریزی کبھی ہندوستان میں اپنے تئیں پاپولر نہیں بنا سکیگی - بلکہ ایک طرح پر یہہ اخبارات ایسے مضامین کے لکھنے سے بدامنی پھیلاتے ہیں - سرکار انگریزی مسلمانوں یا جس قوم کے ساتھہ رعایت کر رہی ہی اور کرتی جاتی ہی - اُس کو کوئی شخص روکنے والا نہیں اور نہ کوئی دم مارتا ہی - مگر یہہ کوئی ضرورت اور عقلمندی نہیں - کہ اگر کسی کے ساتھہ کوئی رعایت کیجاوے - تو اُس کا تمام ملک اور شہروں میں ڈھنڈورا پھیرا جاوے - ہندوؤں کو کچھہ حسد نہیں کہ مسلمانوں کے ساتھہ کیوں رعایت کی جاتی ہی - بلکہ وہ خوش ہیں - اور کہتے ہیں کہ چشم ما روشن دل ما شاد - ہندوستان کے مسلمان در اصل ہمارے ہی بھائی بند ہیں - گو مذہب کا فرق ہو گیا تو کیا پشتہا پشت سے ہم اور وہ اکٹھے چلے آتے ہیں - ہمارا اُن کا چولی دامن کا ساتھہ ہی - اگر اُن کو فائدہ پہنچا - تو وہ بھی ایک طرح سے ہمارے ہی ملک کو پہنچا - خدا کرے کہ انگریزی راج میں اس کے خواہاں و جویاں ہو تو قوموں میں اس بری طرح سے نفاق کا بیج نہ بووے +

جنگ چین و جاپان

چین اور جاپان کے درمیان لڑائی آج کل میں ہی چھوٹا چاہتی ہی کیونکہ تازہ ترین خبریں اسی خیال کی تصدیق کرتی ہیں اس معاملہ میں جاپان کی طرف سے شروع سے زیادہ چالاکی آئی ہی - جاپان نے تا انفصلہ شرائط صلح کے اپنی فوجوں کو شمل چین کے کوریا سے واپس بلا لینا منظور نکیا - جاپان کہتا تھا کہ دونوں کی مشترکہ حکومت رہے اور مل جل کر انتظام کیا جائے اور کوریا میں پارلیمنٹری حکومت قایم کی جاوے - چین نے اس بات کو حقارت سے نامنظور کیا جس پر جاپان نے شاہ کوریا پر زور دیا کہ چین کے سایہ کو ترک کرے اور آزاد ہو جاوے اور چینی رزیڈنٹ کو ملک سے بدر کرے اور جاپانی حفاظت کو تسلیم کرے - انگلینڈ اور روس نے ملکر فیصلہ کرنا چاہا لیکن جاپان نے اسکا جواب یوں دیا کہ تین ہزار فوج کوریا کو اور بھیجدی - اس پر چین نے بھی بیس بٹالین کی روانگی کا حکم دیا ہی - اس کے بعد بھی چین نے ہر طرح کوشش کی کہ صلح ہو اور جنگ تک نوبت نہ پہنچے لیکن جاپان نے ایک نہ مانی بلکہ اور چھہ ہزار فوج بھیجدی - اب تازہ خبر ہی کہ چین نے بھی آخر کار جنگ کا ارادہ پختہ کر لیا - آٹھہ جنگی جہازوں میں چینی فوج کوریا کو روانہ کی ہی - دوران جنگ میں نان کنگ اور کانٹن کے چینی بیڑہ جہازات جاپانی سواحل پر حملہ کریں گے - ہر ایک چینی صوبہ کے نام حکم بھیجا گیا ہی کہ جنگ جاپان کے لئے بیس بیس ہزار سپاہ روانہ کرے :: انگلستان اور روس اور امریکا دیکھہ رہے ہیں کہ معاملہ کی صورت کیا ہو گی اور اس وقت یہہ طاقتیں موزون چالوں سے اپنے اپنے فواید کے بچانے اور بڑھانے کی کوشش سے ہرگز پہلو تہی نکرینگی + (عام)

ایک مہاراجہ کے خیالات

لندن میں مہاراجہ صاحب کوچ بہار کی صحت علیل ہو گئی ہی یہہ خبر سن کر افسوس ہوا اور اس علالت کے باعث وہ پولو کے کھیل میں شریک نہیں ہو سکتے - پولو کا نام سنکر مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پولو پسند دل میں گدگدی پیدا ہو گی - اور ہر چند بہت دنوں سے سن رکھا ہی کہ سرکار حضور پٹیالہ بھی ولایت جانے والے ہیں لیکن اب تک کوئی پختہ تاریخ روانگی کی معلوم نہیں ہوئی ہی - مہاراجہ صاحب کوچ بہار کے طریق رہائش و مزاج سے اہل لنڈن خوش پائے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہی کہ مہاراجہ صاحب فیاض دل ہیں لنڈن کے اخبار پال مال گزٹ کے نامہ نگار نے مہاراجہ صاحب سے گفتگو کی اور اس کی کیفیت اخبار میں شایع ہوئی ہی - پہلا سوال یہہ تھا کہ آموں کے پیڑوں کے نشانات کی نسبت آپکی کیا رائے ہی فرمایا کہ ہم کچھہ نہیں کہہ سکتے - نہ معلوم اس کے کیا معنے ہیں اور کوئی شخص اس کی بابت وثوق سے نہیں کہہ سکتا - ممکن ہی کہ اس کے معنے بہت کم ہوں - ممکن ہی کہ بہت زیادہ ہوں بعض کا خیال ہی کہ لوگوں کے مذہبی خیالات سے متعلق ہی اور بعض کے نزدیک یہہ نشان درختوں کو مرض سے بچانے کے لئے لگائے گئے ہیں - اور غالباً یہی خیال درست ہو - وقایع نگار نے پوچھا کہ اگر مذہبی معاملہ تھا تو اسقدر چھپانے کی کیا ضرورت تھی جواب دیا کہ بہار کے لوگ بالخصوص مذہبی امور میں تنہائی پسند ہیں لیکن مٹی کے نشانوں کے اگر یہہ معنے ہو سکتے ہیں کہ درختوں کو مرض سے محفوظ رکھیں تو اس کے معنے بالکل مختلف بھی ہو سکتے ہیں - تمام ملکوں میں ہندوستان کا ملک اس بات میں نرالا ہی کہ جو بات خواب و خیال سے باہر ہوتی ہی وقوع میں آتی ہی - بظاہر یہہ ناممکن معلوم ہوتا ہی کہ کوئی عظیم فساد پیش آئے - لیکن ۱۸۵۷ء میں بغاوت بھی ناممکن معلوم ہوتی تھی اور باینہمہ وہ پھوٹ پڑی حالانکہ لوگ بغاوت کے خیال پر تمسخر کرتے تھے - میں ہرگز یقین نہیں کرتا ہوں کہ ہندوستان میں کوئی اور بغاوت ہو سکتی ہی لیکن ممکنات کی پوچھو تو اُس کی کوشش حیطہ امکان سے باہر نہیں ہی آموں کے نشانوں کی نسبت ایک بات یقینی سمجھو - اس کے معنے کچھہ ہی ہوں لیکن سنجیدہ نہیں ہیں - تین باتیں پختہ ہیں اول یہہ کہ انگلستان جیسا مضبوط ہندوستان میں اس

وقت ہو جیسے کبھی نہ تھا۔ دوسرے یہہ کہ کوئی دیسی بغاوت اس وقت تک کسی صورت میں وجہہ خوف نہیں ہو سکتی کہ جب تک دیسی فوج شامل نہ ہو اور تیسرے یہہ کہ خدانخواستہ اگر آج بغاوت ہو پڑے تو ہر ایک دیسی والئے ریاست قیصر ہند کا وفادار جان نثار رہے گا۔ ہندوستان کے تمام والیان ریاست کی وفاداری کی ذمہ واری اُٹھانے کو میں بخوشی تیار ہوں سوال ہوا کہ کیا آموں کے نشانات سے جس بات کا اندیشہ کیا جاتا ہو اس سے دیسی فوج متاثر نہیں ہو۔ جواب دیا کہ ہرگز نہیں دیسی فوج بالکل بے لوث ہو۔ آگرہ کی فوج کا معاملہ جس کو یہاں کے اخبارو نے شی کے نشانات کے ہونے والے فساد سے متعلق کیا تھا محض ایک خفیف معاملہ تھا۔ یہہ ایک خفیف حد ول حکمی کا نتیجہ تھا کہ جیسی گورے سپاہیوں میں بھی گاہ گاہ پائی جاتی ہو۔ اور کوئی اسپر توجہہ نہیں کرتا۔ ایک دیسی پلٹن کے چند سپاہیوں کی معمولی جہالت پر اس قدر شور ولایت میں بلند ہوا اسی سے ظاہر ہو کہ کیسی بیداری اور ہوشیاری سے انگلستان ایسی ہوشیاری اور خبرداری کی ضرورت کو بخوبی سمجھتا ہو اور یہہ بہت خوب اور نہایت مناسب ہو۔ ہندوستان ایسا مضبوط البتہ ہو کہ چھوٹے کی کوشش کرے اور صدمہ اُٹھا کر خود اپنا کام بگاڑے۔ ہندوستان عظیم غلطیوں کے ارتکاب کے لئے کافی مضبوط اور عظیم ہو +

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی کی پیشنگوئی

پیسہ اخبار لکھتا ہو کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کادیانی کی پیشنگوئی کے پورے ہونے کا زمانہ قریب آرہا ہو کہ ایک دوسرے شخص نے جو نومسلم ہو اور اپنے آپ کو "شیخ ولی محمد خان پیٹرولیس وکیل اسلام" لکھتا ہو لاہور میں ایک اشتہار شایع کیا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ شیخ ولی محمد کو خواب میں بتلایا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب کادیانی کی پیشنگوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم کی وفات کی نسبت صحیح نہ ہوگی۔ شیخ ولی محمد نے بمقابلہ مرزا صاحب کے بہت سہل کام اپنے ذمہ لیا ہو اگر مرزا صاحب کی کامیابی پوری ہو گئی جو بظاہر اسباب بعید از قیاس معلوم ہوتی ہو تو اُنہوں نے عوام الناس کو معتقد بنانے میں بہت بڑا امر طے کر لیا۔ گو بعض لوگ اُس وقت بھی معتقد نہ ہوں گے۔ لیکن مرزا صاحب کامیاب نہو سکے تو معلوم نہیں کہ اس الہام کی اور کیا تاویل کیجاویگی۔ گو عبارت صاف ہو۔ یہہ تو یقین ہو کہ بموجب ان کے اقرار کے کوئی اُن کے گلے میں رسی نہیں ڈالیگا اور نہ کوئی اُنہیں پھانسی دیگا خواہ وہ خود ذرا بھی عتراض نہ کریں۔ کیونکہ سرکار کا قانون اُن کا محافظ ہوگا۔ لیکن افواہ ہو یا لوگوں کی من گھڑت ہو کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم قانونی چارہ جوئی کریں گے +

خونخوار واردات

بریلی جیل میں خونخوار واردات ہوئی۔ ہیڈ وارڈر نے ایک ماتحت وارڈر مسمی اجاگر سنگہ کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے روبرو ایک روپیہ جرمانہ واسطے گستاخی کے کرایا تھا۔ اجاگر سنگہ نے اُسپر کینہ کیا جہاں ہیڈ وارڈر چارپائی پر پڑا تھا وہاں پہنچکر اُس کی پیٹھ میں بندوق ماری اور روانہ عدم کر دیا۔ اسکے بعد قاتل نے بندوق کی نالی کو گردن میں رکھکر خودکشی کے ارادہ سے گھوڑا پاؤں سے دبایا لیکن گولی گردن کے گوشت کو خراش کر الگ نکل گئی اور لوگوں نے آکر قاتل کو گرفتار کر لیا۔ مقتول ایک پنشنر نائک حوالدار تھا اور مقابلتہً نوجوان تھا اور چار تمغے پائے تھے اور اُس کی افسوسناک موت پر بہت رنج کیا جاتا ہو +

(اخبار عام)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

روس میں ایک نئی بندوق ایجاد ہوئی اور سپاہ کو تقسیم کی گئی ہو۔ یہہ انگریزی دو میل تک مار کرتی ہو۔ اس کا تجربہ کرتے وقت زار روس خود حاضر تھے۔ گولی ۳۰ انچ تختہ کو پھاڑ کر نکل گئی +

کوریا میں جس کی نسبت چین اور جاپان برسر جنگ ہیں یہہ اور خرابی واقع ہوئی کہ وہاں کئی عیسائی قتل کئے گئے ہیں۔ عیسائیوں اور مشنریوں کی حفاظت کے لئے ایک گنبوٹ روانہ کیا گیا ہو +

قسطنطنیہ میں متواتر زلزلوں سے چھہ ملین پونڈ کا نقصان ہوا اندازہ کیا گیا ہو۔ ۱۷ جولائی کی خبر ہو کہ دو سو سے زیادہ آدمی مر چکے ہیں۔ خدیو مصر مارے خوف کے محل سے نکل کر کشتی میں چلے گئے +

چین و جاپان میں جنگ کے چھڑنے کی بابت مختلف قسم کی خبریں آتی ہیں +

فرانس کی مجلس پارلیمنٹ نے فرقہ انارکسٹ کی بیخ کنی کا مسودہ قانون پاس کیا +

انارکسٹ مجرموں کو بر جلاسہ سزائیں دیجاویگی اور رحم کا دروازہ اُنپر بند ہوگا: جو لوگ انارکسٹوں کے اصولوں کی تلقین کریں گے وہ سخت سزا پائیں گے: انارکسٹوں کے جلسے بند کئے جائینگے اور خفیہ تحقیقات کا محکمہ قایم کریں گے +

جنگ چین و جاپان کے متعلق یورپ کی پانچ طاقتوں نے صلح کرانیکی خواہش کی ہو + اسکا محرک انگلستان ہو جرمنی روس فرانس و اٹلی سب اسبارہ میں متفق ہیں۔ ان طاقتوں کے سفیر چین و جاپان دونوں جگہہ مقیم ہیں جو کوشش صلح کرانیکی کرینگے +

کوہ قاف کی خبر ہے کہ وہاں کی دہقان رعایا انتظام حکومت سے ناراض ہے اور آمادہ بغاوت ہے - تمام رعایا مخفی طور پر ہتھیار جمع کر رہی ہے - ایک عظیم ذخیرہ اسلحہ کا پکڑا بھی گیا ہے +

خبر ہے کہ چین اور جاپان میں جنگ شروع ہو گئی - برٹش و امریکن سپاہی اپنی سفارتوں کی حفاظت کے لئے کوریا میں داخل کئے گئے - روسی اخبار نے لکھا ہے کہ ہم چین کی طرفداری کریں گے +

مدراس کے اخبار نے تنجور کے ایک معمّر مصنّف کی خوب گت بنائی جس نے باون برس کی عمر میں اپنی عورت کے مرجانے پر ایک بارہ سالہ لڑکی سے شادی کرنے میں عار نہ سمجھا حالانکہ اس کے بیٹے پوتے موجود ہیں +

بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ آج کل موسم گرما بسر کرنے کے لئے راجپوتانہ کے اکثر رؤسا الور کی پہاڑی پر جمع ہیں - یہہ ہمارے دیسی اخبارات کی جغرافیہ دانی کا حال ہے! کہ آبو کے پہاڑ اور الور کی پہاڑی سے واقف نہیں! +

کہتے ہیں گنگا کے مہاتم کے اختتام پر نربدا کا مہاتم ہوگا جس کو بودھ بھی مانتے ہیں - گنگا میں اشنان کرنے سے ہندوؤں کے پاپ موچن ہوتے ہیں لیکن نربدا کے درشن ہی سے پاپ موچن ہونگے +

بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ جو مسلمان حج کر چکا ہے وہ جس طرف منہہ کر کے نماز پڑھے جائز ہے - اگرچہ یہہ سچ بھی ہو تو - تاہم سینکڑوں حاجیوں میں سے ایک کو بھی نہ دیکھا کہ سوا کعبے کے اور کسی طرف منہہ کر کے نماز پڑھے +

انڈیا گزٹ لکھتا ہے کہ جس طرح بمبئی کے مسلمان اور اقطاع ہند کے مسلمانوں سے تجارت او رمالی حالت میں بہتر ہیں اسی طرح علمی حالت میں اُن سے پست اور کم تر ہیں +

پونا میں عشرہ کے دن تمام بازار بند رہا - کوئی ہندو تماشہ دیکھنے کے لئے باہر نہ نکلا - باجے والوں نے بھی باجا بجانے سے انکار کیا - تعزیوں کا جلوس بہت بے رونق اور ازدحام بہت کم تھا +

حیدر آباد میں ایک ہندو بنگالی نے ایک نواب صاحب کی دختر سے شادی کرنے کے لئے شیعہ مذہب اختیار کیا - کہتے ہیں کہ دُلہن ایک بڑی جائداد کی وارث ہے - حقیقت میں بنگالی بڑے چالاک ہیں +

دہلی - ایک چرنداسی باباجی جو پہاڑی دہیرج کسی لڑکی کو دہلی میں اُڑا لائے تھے ان کا مقدمہ عدالت میں رجوع ہے - باباجی اور ایک نائن جس کے ذریعہ سے کارروائی ہوئی تھی دونوں قید ہیں +

آگرہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گروہ ڈاکوؤں نے ایک اور برات پر حملہ کیا لڑائی میں تین آدمی سخت زخمی ہوئے اور ڈاکو تمام قیمتی اسباب لے کر بھاگ گئے - پولیس تحقیقات میں مصروف ہے تاحال کچھ پتہ ڈاکوؤں کا نہیں ملا +

میرٹھ کا اخبار لکھتا ہے کہ مسمّی بدری پرشاد خلف مرلیدہر پٹواری جس نے اسی سال امتحان انٹرنس دیا تھا بوجہہ ناکامیابی افیون کہا کر خودکشی کا مرتکب ہوا - امتحان بھی اکثر طلبا کی جان کا دشمن ہے +

بنارس میں ایک سنار کو تین سال قید کی سزا ملی اس لئے کہ اس نے لوگوں کا زیور رکھ لیا اور پولیس میں جھوٹی رپورٹ کی کہ زیور چوری ہو گیا ہے +

بنارس کی خبر کلکتہ کے اخبار نے لکھی کہ وہاں ارباب نشاط تنگ آ کر شہر چھوڑ گئیں - وجہہ تنگ آنے کی یہہ بتلاتے ہیں کہ پولیس ان پر جابرانہ زبردستی کرتی ہے اور دو پولس افسروں پر کھلم کھلا الزام لگایا گیا ہے +

لکھنؤ میں خاندانی پردہ نشین لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک خاص مدرسہ جاری کرنے کی تجویز ہے جس کا نام قیصر ہند کے نام پر رکھا جائیگا - یورپین اور دیسی لیڈیاں مُعلّمہ ہونگی - پردہ کا انتظام خاطر خواہ رہے گا +

سشن جج لاہور کی عدالت سے مسمّی آرم سنگہ گورکہ کو جس نے نسیا نمبر میں ہرسنگہ چاقو فروش کو چاقو سے مار دیا تھا بیس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور دو سو روپیہ مقتول کے ورثا کو عوضانہ دلایا گیا +

خوشاب کے پاس دہقانیوں نے تین اچھی ذات کے ہندوؤں کی لاشیں درختوں میں لٹکی ہوئی پائیں - یہہ پولیس کے حوالہ کر دی گئیں - قیاس کیا گیا ہے کہ چوروں نے انہیں ہلاک کیا ہے +

سیالکوٹ میں ایک پولیس کانسٹبل اس علت میں پکڑا گیا ہے کہ اُس نے ایک عورت کو رشوت ستانی کی خاطر حبس بیجا میں رکھا تھا - اسی قسم کا الزام ایک پولیس سارجنٹ پر چند دہقانیوں نے لگایا ہے +

جہلم میں جس پولیس کانسٹبل نے ایک ہندو لڑکے کو دریائے جہلم میں ڈوبنے سے بچایا تھا اُس کی تنخواہ میں ایک روپیہ بطور انعام اضافہ کیا گیا ہے - بہ نسبت دیگر انعام کے یہہ بہتر ہے +

ریاض ہند (امرتسر) ناقل ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں جس شخص نے اپنی بیوی کی ناک کاٹ ڈالی تھی اُس کی ساس نے اُس کا کان کاٹ کہایا :: اپنی بیٹی کا خوب بدلا لیا! +

جالندہر میں جو شخص تحصیلدار کے روپ میں گرفتار ہوا تھا سنا ہے کہ وہ قوم سے مراسی تھا اس کو عدالت سے تین سال قید اور ستر روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی - مراسی لوگ بڑے حضرت ہوتے ہیں +

فیروزپور میں فونوگراف کل کا تماشا دکھلایا گیا - چند ہندوستانی گیتوں کی نقل اتاری گئی بعد ازاں وہی گیت ہوبہو اُس کل نے سنا دئے - اِس کل کے موجد مسٹر ایڈیسن ایک امریکن ہیں +

شعر و سخن

مخمّس زہیر بر غزل سفیر

مثالِ شمع دل گھلائے ہوئے ہیں
تن و من کو اپنے جلائے ہوئے ہیں
غرض ہم بہت ہی ستائے ہوئے ہیں
سبھوں سے جواب تو پائے ہوئے ہیں
ترے در پہ آخر کو آئے ہوئے ہیں

نہ تدبیر بن آئی کچھ بے نوائی ::
کسی سے نہ کچھ بن کام اپنا بنا جی ؛
کہیں بھی نہ حاصل ہوئی کامیابی
سبھوں نے دیا فتوے لاعلاجی
طبیبانِ دہر آزمائے ہوئے ہیں

نہ مونس ملا اور نہ غمخوار میرا ؛؛
ملا گر کوئی وہ بھی تھا غیر لو تیرا ؛؛
غموں نے بہت آگے جب ہمکو گھیرا
سنا ہم نے فیضِ مسیحائی تیرا
شکایت ترے پاس لائے ہوئے ہیں

منور کرو اس اندھیرے مکاں کو ؛ +
بچاؤ عنایت سے اس خستہ جاں کو ؛
زہے کرم اب تو کھولو زباں کو ؛ +
کرو تازہ دم اپنے اس نیم جاں کو
کہ غم نے تو مردے جلائے ہوئے ہیں

نہیں آشنا کوئی بحر فنا میں ؛؛
ہوا امتحاں سب کا وقتِ عنا میں
نہ ثابت قدم کوئی نکلا وفا میں ؛
ہوئے یار اغیار تیری ولا میں ؛
جو اپنے تھے وہ بھی پرائے ہوئے ہیں

انہیں آزما پاس تیرے رہے ہم ::
جنہیں اپنا کہتے تھے وہ دیگئے دم ::
کوئی اپنا موقع پہ کہتا نہیں غم
نہ خویش و اقارب نہ مونس نہ ہمدم
ترے پیچھے سب کو بھلائے ہوئے ہیں

نہ ٹھہراؤ تم ہم کو للّٰہ اس آن ::
جدائی میں اُس کی ہوئے ہم ہیں بیجان ؛
ہمارے لئے بس ہے دیدارِ درشان
نہ روکو ہمیں دخلِ جنّت سے دربان
کہ ہم بھی کسی کے بلائے ہوئے ہیں

سبھوں نے تھا دل سے بھلایا خدا کو ؛
تجسّم یسوع میں خوش آیا خدا کو ؛؛
کہ ہم گم شدوں سے ملایا خدا کو ؛
جنہوں نے مسیحا میں پایا خدا کو ؛؛
وہ اپنی خودی کو مٹائے ہوئے ہیں

جہاں میں عیاں نام عیسیٰ کا ہوگا ::
ہر اک جا پہ چرچا مسیحا کا ہوگا ؛
جب آوازۂ فتح ؑ عیسیٰ کا ہوگا
علم سرنگوں فوجِ اعدا کا ہوگا +
صلیبِ مسیحا اُٹھائے ہوئے ہیں ؛

نکل اب تو آئے ہیں خوف و خطر سے
گذر ہم تو آئے ہیں رنج و حزن سے ؛
زہیر اب نہ نکلیں ہو درد جگر سے ؛
سفیر اب نہ بیدل ہو طولِ سفر سے
کہ منزل سے نزدیک آئے ہوئے ہیں

(لودیانہ تعداد پیدایش ۳۶۔ تعداد اموات ۲۳۔)

پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا۔